

تحریر: الدكتور محمد عباج الخليبي

ترجمہ: جناب محمد مسعود عبدة

قطع (۱۵)

## اسماں صفت پاری تعالیٰ

### اسماں الحسنی کے معانی!

**۲۰۔ الفتح** "فتح" سے لیا گیا یہ لفظ "الفتاح" صیغہ مبالغہ ہے، یعنی وہ مددوں جو بندوں اور ازوں کو کھوتا ہے۔ یہاں مراد اس سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے رزق و رحمت کے دروازوں کو کھوتے ہیں۔ زندگی کے تمام امور و اسباب کی مدد و دراہوں کو کھولنے والا بھی اللہ کریم ہے۔ انسانوں کے ضمیر کی بند آنکھوں کو بصارت سے آشنا کرنے والا بھی وہی، اور دنیا و آخرت کے حوالے سے انھیں حق و باطل کی تیزی عطا فرمانے والا بھی وہی رب العالمین ہے۔ اسی لیے فرمایا:

"وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيمُ" (سبا: ۲۶)

"وَهُوَ فَتَّاحُ الْعِلَمِ"

"فتح" عربی میں حاکم یعنی فیصلہ کرنے والے کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے:

"فتح الحاکم بین الخصیین ای فصل بینہما"

یعنی "دوجھکڑا کرنے والوں کے درمیان حاکم نے فیصلہ کیا۔"

اسی طرح عرب ہاکرستے ہیں:

"تعال انا تھک ای اقاہنیک"

"آؤ میں تمہارے درمیان فیصلہ کروں"

"الفتاح" کے معنی مددگار کے بھی ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

”إِنْ تَسْتَقْبِلُوْا فَقَدْ جَاءُكُمُ الْفَتْحُ“ (الأنفال: ۱۹)

مفسرین نے کہا ہے، اس کا معنی یہ ہے کہ :

”ان تستنصر و فقد جاءكم التصر“ (دیکھئے، الاسماء والصفات ص ۶۲)

”أَكْرَمُ مَرْوَى كَطَابٍ تَخْرُجُ، تُوتَّهارَ كَپَاسٍ مَدَّ أَنْجَلِيَّا“

ذکورہ بالاتمام معانی ارشاد باری تعالیٰ : وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيِّمُ۔ میں شامل ہیں چنان  
اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی اپنے بندوں پر رزق کے دروازے کھولنے والے ہیں۔ رحمت کے  
دروازوں کو کھولنے والے بھی وہی، اپنے صالحین و مخلصین بندوں کی راہ میں حائل بند دروازوں  
کو کھولنے والے بھی وہی، ان کے دلوں اور آنکھوں کو کھوں کر انھیں حق و باطل کی تمیز عطا فرمائے  
والے بھی وہی، حق اور اہل حق کو غابر عطا فرمائے والے بھی وہی، باطل اور اہل باطل کو  
مغلوب کرنے والے بھی وہی، اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے والے بھی وہی، اور  
اپنے اولیا کے مددگار بھی وہی۔ سُبْحَانَهُ وَ تَعَالَى أَعْتَابَا يَشْرُكُونَ!“ اثر پاک ہے، اور اس کی شان مشرکین کے شرک کرنے سے بلند ہے!

**۲۱- علیہم** ”علم“ کا مادہ علم ہے۔ یعنی ایسا عالم کر جس کا علم تمام اشیا کو محیط ہے،  
خواہ یہ ظاہر ہوں خواہ پوشیدہ!۔ ایسا مددوح کر جو حیوٹی سے  
چھوٹی اور بڑی سے بڑی ہر چیز کی ماہیت و کیفیت تک کامکل علم رکھنے والا ہے۔  
خلوقات اپنے عقول، حواس اور وسائل کے ذریعے جن چیزوں کا ادراک کو سکتی ہیں، وہ  
ان کو بھی جاننے والا ہے۔ اور جو چیزیں ان کے حیطہ ادراک میں نہیں آسکتیں، وہ ان کا  
بھی علم رکھنے والا ہے۔ کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں، کسی چیز کا ادراک اسے عاجز نہیں  
کر سکتا۔ غائب اور ادھل کی نسبت اس کے علم کو دی ہی نہیں جاستی، ہمی کروہ دلوں  
کے بھید اور چیزی باتوں کو بھی جانتا ہے، جیب کہ خلوق کا علم اس کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

”علم“ صیغہ مبالغہ ہے، ہو اللہ رب العزت کے تمام و کمال علم کی صفت کا ترجان  
ہے۔ یعنی ایسا عالم کر جس کے علم کی کوئی انتہا نہیں! (دیکھئے، الاسماء والصفات ص ۷۵)

حضرت عثمان بن عفان بیان فرماتے ہیں، بھی کریم علیہ السلام نے فرمایا :

”من قال حين يصبح : بِسْمِ اللَّهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْدِهِ شَئْ فِي الْأَرْضِ  
وَلَا فِي السَّمَاوَاتِ وَهُوَ الْمُبِينُ الْعَلِيِّمُ۔ ثَلَاثَ مَرَاثَاتٍ لَمْ تَفْجُأْيَ“

بِلَا مَحْتَىٰ يَسْعَىٰ، وَمَنْ قَالَهَا حِينَ يَسْعِيٰ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَمْ تَفْجَأْهُ  
فَاجْتَهَهُ بِلَا مَحْتَىٰ يَصْبَحُ لَهُ

”بس لے سچ کے وقت کلمات : ”بسم الله الذي - الخ“

یعنی ”اس اللہ کے نام کے ساتھ کہ جس کے نام (کی برکت) سے زین آسمان  
کی کوئی چیز بھی ضرر نہیں پہنچا سکتی اور وہ سنتے والا، جانتے والا ہے“ پڑھے،  
شام تک وہ کسی بڑی مصیبت سے دوچار نہیں ہو گا۔ اسی طرح جس نے شام  
کے وقت انھیں پڑھا تو وہ صبح ہونے تک کسی بھی بڑی مصیبت سے محفوظ  
رہے گا۔

اللہ سبحانہ، تعالیٰ کے اسمائے حسنی میں سے ایک اسم ”العلام“ بھی ہے، اور یہ  
بھی مبالغہ کا صیغہ ہے — اللہ رب العزت کا ارشاد ہے :

”الَّمَ يَعْلَمُوْا أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ سِرَّهُمْ وَنَجْوَاهُمْ وَأَنَّ اللَّهَ عَلَّمَ الْغَيْوَبَ“  
(التوبۃ : ۸)

”کیا انھیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بھیدول اور مشوروں تک سے واقف  
ہے اور یہ کہ وہ غیب کی باتیں جانتے والا ہے؟“

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت عیسیٰ کا قول نقل فرمایا ہے کہ وہ روز قیامت کیسی کے :  
”تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا يَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغَيْوَبِ“  
(المساتحة : ۱۱۶)

”بو بات یہرے دل میں ہے، (اے اللہ!) آپ اسے جانتے ہیں اور جو کچھ  
آپ کے جی میں ہے، میں اسے نہیں جانتا۔ بلاشبہ آپ علام الغیوب ہیں۔“

نقیہ قاضی ابو عبد اللہ الحلبی فرماتے ہیں :

”علام الغیوب سے ہر ادیب ہے کہ وہ تمام اصناف معلومات کو الگ الگ حیثیت

لے سند احمد رج ۱، ص ۶۳ - ۶۴، ص ۶۶ - ۶۷، ص ۶۸ - ۶۹۔ اس کے آخر میں ”ان شاء اللہ“ کے الفاظ بھی موجود ہیں، جسے  
ابوداؤد نے اپنی شن میں، اسی طرح امام احمد، ترمذی، طبرانی اور یہنقی نے حضرت معلق بن یسار رضے روایت کیا  
ہے — دیکھیے ”جامع البکری“ رج ۱، ص ۸۱۱ - ۸۱۲

سے جانتا ہے۔ موجودات سے واقف ہے اور یہ بھی جانتا ہے کہ آئندہ کیا ہونے والا ہے، نیز یہ کہ آئندہ جو کچھ ہو گا وہ کیسے ہو گا؟ ۔۔۔ علاوہ ازیں یہ بھی جانتا ہے کہ آئندہ کیا نہیں ہو گا، نیز یہ کہ اگر وہ ہوتا تو کیسے ہوتا؟

(الاسماء والصفات)

استخارہ کی بوجو دعا، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سکھائی، اس میں بھی ”علم الغیوب“ کے یہ الفاظ موجود ہیں۔۔۔ بخاری میں حضرت بابریہ سے روایت ہے، آپ فرماتے ہیں :

”کان رسول الله صلی الله عليه وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کلہا، کا التسورة من القرآن، یقول : اذا هم احدهم بالامر فلیرکع رکعتین من غير الفرضة، ثم ليقل : اللهم إِنِّی أَسْتَخِرُكَ عَلَیْکَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدرَتِکَ وَأَسْلُکُ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فِی أَنْتَ تَقْدِیرُ وَلَا أَقْدِیرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَمُ الْغَیْبِ - اللهم إِنِّی کُنْتَ تَعْلَمَ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّی فِی دُنْیَا وَمَعَاشِی وَهَا قِبْلَةً أَمْرِی فَاقْدِرْهُ لِی وَبَیْسِرْهُ لِی ثُمَّ بَارِکْ لِی فِیهِ وَرَانْ کُنْتَ تَعْلَمَ أَنَّ هَذَا الْأَمْرُ شَرٌّ لِّی فِی دُنْیَا وَمَعَاشِی وَهَا قِبْلَةً أَمْرِی فَاصْرِنِی عَلَیْیِ وَاصْبِرْ فِی عَنْهُ وَاقْدِرْهُ لِی الْغَیْرِ حَیثُ کَانَ ثُمَّ أَرْضِنِی بِهِ“ (صحيح بخاری، ج ۲، ص ۱۵ مطبوعہ دار الفکر، لاڈکار ص ۱۰۱)

”رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں دعائے استخارہ یوں سکھلاتے تھے میںے قرآن مجید کی کوئی سورت ہو۔۔۔ فرماتے کہ جس کو کوئی حاجت ہو، وہ دو رکعت نماز نفل ادا کرے، پھر یہ دعا پڑھے را درود و عمار میں مذکور الفاظ ”هذا الْأَمْرُ“ کی بجائے اپنی حاجت کا نام لے ”اللهم إِنِّی أَسْتَخِرُكَ عَلَیْکَ“ اے اللہ ہمیں آپ سے آپ کے علم کی بدولت جلاں پا، ہوں اور آپ کی قدرت کی برکت سے طاقت مانگتا ہوں اور آپ کے بڑے فضل کا سوال کرتا ہوں، کیوں کہ آپ طاقت رکھتے ہیں اور میں کمزور ہوں۔

آپ جانتے ہیں اور میں نہیں جانتا۔ اور آپ چھی ہوئی باتیں بھی جانتے ہیں۔  
اہلی! اگر آپ کے علم میں میرا یہ کام میرے لیے میرے دین، دنیا اور انعام کار  
میں پہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر کر دیجیے، اس کو میرے لیے آسان کر  
دیجیے اور پھر مجھے اس میں برکت بھی عطا فرمائیے۔ اور اگر آپ کے علم میں  
یہ کام میرے لیے میرے دین، دنیا اور انعام کار کے لحاظ سے برا ہے تو  
مجھے اس سے، اور اسے مجھ سے دور کر دیجیے اور میرے لیے بھلاقی مقدر کیجیے،  
جبکہ اکیمیں بھی ہو۔ پھر اس پر مجھے راضی بھی کر دیجیے!

حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان اللہ تعالیٰ کے علم کی حقیقت کو سمجھ لے تو اس کے تمام  
ظاہری و باطنی احوال سدھ جائیں، بلکہ تمام خلق کے جملہ خصوصی و عمومی امور درست ہو  
جائیں۔ تب وہ اپنے میں سے بعض کے علم، مال اور اقتدار وغیرہ پر حد کرتے ہوئے قابض  
ہونے کی کوشش نہ کرے، بلکہ اس کی تمام تر کوشش یہ ہو کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اسے دیا  
ہے، اسے اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں صرف کرے۔ ہم اللہ بمحاذ و تعالیٰ سے  
خشوוע کرنے والے دل، ذکر کرنے والی زبان اور نفع دینے والے علم کا سوال کرتے ہیں!  
(جاری ہے)

## معزّز قارئین کرام!

- اگر آپ کا نسل سالانہ ختم ہو چکا ہے، تو آئندہ سال کے لیے  
زیر تعاون جلد روانہ فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔
- وی پی کے نائب خرچ سے پہنچنے کے لیے رقوم بذریعہ  
منی آرڈر روانہ فرمائیں۔
- خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں، وہ  
تیسی ڈاک میں سخت وقت پیش آتی ہے۔

(مُنْجَر)